REGD. E.P. NO 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

جلد ۵ | ۱۲ وفا ۱۳۳۵ھ ش | ۵ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۶

قادیان کا جلسہ سالانہ اس سال ماہ اکتوبر میں منعقد ہوگا

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر احمدیوں کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان بجائے کرسمس کی تعطیلات میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہونے کے دسہرہ کی تعطیلات میں مورخہ ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جلسہ کی تاریخوں میں یہ تبدیلی جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مشورہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت کی گئی ہے۔ اور اس میں علاوہ موسم کے آرام سرکاری تعطیلات کی سہولت اور جلسہ سالانہ ربوہ سے مختلف تاریخیں ہونے کی وجہ سے دونوں جلسوں میں شمولیت کے موقع کے اور کئی فوائد بھی مدنظر رکھے گئے ہیں۔

امید ہے کہ احباب اپنی دُنیوی اور انفرادی ضروریات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں احمدیت کے دائمی مرکز میں ڈالی گئی تھی جوق در جوق شریک ہونگے اور ابراہیمِ ثانی حضرت مسیح قادیانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپؑ کے روحانی فیوض میں شامل ہوتے ہوئے اس مرکزی اجتماع میں شامل ہونگے اور اپنی روحوں کو جلا اور ایمانوں کو تازگی دینگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ جو للّٰہ سفر کیا جاتا ہے وہ عنداللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔"

یہ گاؤں اور عزیزوں سے زیادہ روحانی موقعہ۔۔

کے بعد صرف ایک بار میسر آتا ہے اور نہ معلوم آیندہ سال خدا تعالےٰ کی تقدیر میں کس کے لئے اس سے فائدہ اٹھانا مقدر ہے؟ پس ہمت کرکے اور قربانی کا اعلےٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدا کی محبت میں متوالوں کی طرح آگے بڑھیں اور اس اجتماع میں شامل ہوکر اپنی روحانی ترقی کے علاوہ مرکز احمدیت کی شان و شوکت اور اہمیت کو بڑھانے کا موجب ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگوں کا کام ہے کہ سال میں کم سے کم ایک دفعہ قادیان آئیں اور یہاں آکر ان امور پر غور کریں جو آپ لوگوں کی بہتری کے لئے ضروری ہیں اور آپ کی ترقی کا موجب ہوسکتے ہیں ...... پس جب آپ لوگ (قادیان سے ہوکر) واپس جائیں تو ہر احمدی کے کان میں یہ بات ڈالیں کہ وہ آیندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان چلنے کی کوشش کریں اور دوران سال میں بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ زور سے قادیان آتے رہیں جیسا کہ تقسیم سے پہلے آتے تھے۔"

اس مبارک سفر کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بایں الفاظ دعا فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور کی ان دعاؤں کا مستحق بنائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ اکتوبر میں یہاں موسم معتدل ہوتا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ دستر خوان کے لئے توشک اور اوڑھنے کے لئے کمبل وغیرہ لائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو کل قریباً سارا دن اور ساری رات حرارت رہی۔ جس کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی زیادہ تھی انتڑیوں کی سوزش اور اعصابی تکلیف بھی بدستور ہے۔

احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ جولائی۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کے متعلق کلکتہ سے تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے آپ رو بصحت ہو رہے ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قبولیت دعا کا نشان

احمدیت یعنی حقیقی اسلام زندہ خدا سے زندہ تعلق کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس مادیت اور ضلالت کے دَور میں خدا تعالےٰ کی ہستی احمدیت میں زندہ نشانات و معجزات سے ظاہر ہوتی ہے

کانگرس اجلاس منعقدہ امرتسر کے موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے احمدیت کی قبولیت دعا کے متعلق تحدی پیش کرتے ہوئے ہزارہا اشتہار شائع کئے۔ اور مصیبت زدہ اور حاجتمند افراد کو اپنی اپنی ضرورتوں کے متعلق دعا کرانے کے لئے اعلان کیا۔

دو صدوں غیر مسلموں (ہندوؤں اور سکھوں) نے درخواستہائے دعا کیں۔ جن کے متعلق سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جماعت کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اور بہت سے افراد کی حاجت براری ہوئی۔

اسی سلسلہ میں سردار کلبیر سنگھ صاحب چاند لیکچرر جالندھر نے بھی بی۔اے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ وہ بہت فکرمند ہیں اور مایوس ہیں۔ خاص توجہ سے دعا کی جائے۔ چنانچہ اب ان کا انگریزی میں خط موصول ہوا ہے۔ جس میں کامیابی کی خوشخبری ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"جالندھر شہر۔

بخدمت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

مکرم بندہ۔

آپ کا پیارا خط ملا۔ میں یہ خوشکن خبر مسرت سے آپ کو پہنچاتا ہوں کہ میں بی۔اے امتحان میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے میں تو کچھ نہ کرسکتا تھا۔ حقیقتاً میں نے زندہ خدا کا زندہ نشان دیکھا ہے۔

آخر میں میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میری کامیابی کے لئے دعا کرکے اس قدر تکلیف اٹھائی۔ جو لٹریچر آپ نے بھجوایا تھا۔ وہ میں پورے طور پر مطالعہ کرچکا ہوں۔ مزید لٹریچر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔"

آپکا ہمیشہ
کلبیر سنگھ چاند"

(مرقومہ ۲ جولائی ۱۹۵۶ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دی آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

منظم جماعت کا منظم کام ــــ تبلیغ اسلام

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائی کورٹ یادگیر (علاقہ دکن)

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی تاریخ جاننے والے جانتے ہیں کہ عہد قدیم سے لے کر عہدِ جدید تک جس قدر کوششیں اس غرض کے لئے کی گئیں وہ انفرادی یا شخصی تھیں۔ کوئی باقاعدہ اور منظم اور مسلسل تبلیغ اور کوشش تبلیغ اسلام کی نہیں ہوئی۔ بے شمار مسلمان بادشاہ ہوئے مگر کسی نے بھی نہ تبلیغ کا محکمہ جاری کیا اور نہ علماء نے اس مخصوص غرض کے لئے کوئی باقاعدہ ادارہ قائم کیا۔ اور نہ امیر امراء نے کبھی اس طرف توجہ کی۔ برخلاف اس کے انہوں نے لاکھوں، کروڑوں روپے دوسری اغراض کے لئے بے دریغ لٹا دیئے غرض یہ ایک ایسی کھلی حقیقت ہے کہ اس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

جب حالات یہ تھے تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت موجودہ زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوئی۔ جس نے تبلیغ اسلام کا قدیم اصول بدل ڈالا اور نہایت ہی تنظیمی اور اجتماعی حیثیت سے کام شروع کیا۔ اور بلاشبہ قربانی و ایثار کا وہ نمونہ پیش کیا۔ جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا

وہ کام جو بادشاہوں سے نہ ہو سکا وہ کام جو علماء اور صوفیاء وقت انجام نہ دے سکے وہ کام جس کو دولتمند اور امراء نہ کر سکے اُسے ایک مٹھی بھر جماعت نے جس کے پاس نہ دنیوی شوکتِ حکومت تھی نہ مال و زر تھا۔ اور نہ اُس کے افراد خاص طور پر بہت زیادہ اعلیٰ تعلیمیافتہ اور علوم و فنون کے فاضل تھے۔ ایسی خوبی سے کر دکھایا کہ آج دشمن بھی اس کا اعتراف کر رہا ہے اور کفر کی ہر سرحد پر اُس کے حملوں سے کھلبلی مچی ہوئی ہے عیسائی الگ حیران ہیں۔ اور دوسری جماعتیں الگ حیران۔ کسی میں ہمت نہیں کہ دلائل کے میدان میں آکر اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ اولو العزم جماعت "جماعت احمدیہ" ہے۔ جو یقیناً ہندوستان میں سب سے پہلی جماعت ہے جس نے اس آخری زمانہ میں ایک نہایت باقاعدہ "محکمہ تبلیغ" قائم کر کے من حیث الجماعت تنظیمی طور پر فریضۂ تبلیغ کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ نہ صرف ہندوستان، پاکستان بلکہ دنیا کے ممالک میں اس جماعت نے اپنے منظم تبلیغی مشن قائم کئے جو پورے جوش اور پورے خلوص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہو کر اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے اموال۔ اپنی زندگیاں اور اپنی جانیں وقف کر دیں۔ جدید تہذیب اور اس نئی روشنی کے دور میں جس قدر معقول ذریعہ تبلیغ کے ہو سکتے تھے۔ اس جماعت نے سب کو اپنے اپنے مواقع پر استعمال کیا اور کر رہی ہے ہندوستان کا کوئی بڑا اور نمایاں شہر ایسا نہیں جس میں اس جماعت کے تبلیغی مشن نہ ہوں۔ تمام ممالک میں اس جماعت کے مبلغین اور واعظین کا ایک جال پھیلا ہوا ہے۔ جو ذوق شوق کے ساتھ فریضۂ تبلیغ کی بجا آوری میں مشغول ہیں

تبلیغی مساعی میں جو کچھ کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے اُس کا مختصر خاکہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ہر جگہ تبلیغی مشن قائم کئے جو پورے طور پر مرکز سے وابستہ اور اُس کے ہر حکم کی پابندی کے لئے مجبور ہیں۔

(۲) وقتاً فوقتاً تبلیغی وفود مرکز سے بھیجے جاتے ہیں یا صوبہ داری یا علاقہ داری انتظام کے تحت بھیجے جاتے ہیں جو بڑے وسیع علاقہ کا تبلیغی دورہ کرتے ہیں۔

(۳) وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے کئے جاتے ہیں جن میں مرکز سے علماء اور واعظین بھیجے جاتے ہیں۔

(۴) وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر صوبہ داری تبلیغی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جس میں صوبہ کی تمام جماعتیں شامل ہوتی ہیں اور اس ذریعہ سے اُن کی تبلیغی مساعی روز بروز بڑھتی جاتی ہیں

(۵) عوام کے علاوہ بادشاہوں، شاہزادوں اور والیانِ ریاست کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا! اور انہیں بھی خاص طور پر بڑے اہتمام کے ساتھ حسب موقع تبلیغ کی جاتی ہے۔ تحفہ قیصریہ۔ تحفۃ الملوک۔ تحفہ شاہزادہ ویلز۔ دعوۃ الامیر کتب اس کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

(۶) مختلف علاقوں کے گورنروں اور وزراء اور بڑی شخصیتوں کو بھی مختلف کتب تحفۃً دی جاتی ہیں۔ مثلاً قرآن پاک کے تحائف اور اسلامی کتب کے دیگر سٹ اور کھلے اشتہار تبلیغی۔

(۷) سال کے دوران میں مختلف مذاہب کے لئے علیحدہ علیحدہ یوم التبلیغ منایا جاتا ہے جس میں اس جماعت کے لاکھوں آدمی پوری تندہی کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔

(۸) پست اقوام میں تبلیغ کے لئے بھی اس جماعت نے خاص کوششیں کی ہیں۔ جس کی طرف آج تک کبھی مسلمان متوجہ نہیں ہوئے۔

(۹) واعظین اور مبلغین پیدا کرنے کے لئے مرکز میں مدرسے قائم کئے گئے ہیں۔ جس میں تبلیغ کا شوق رکھنے والوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے

(۱۰) مبلغین کی راہنمائی اور عوام کی واقفیت کے لئے وقتاً فوقتاً مرکز سے اشتہارات ہینڈ بل اور تبلیغی پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔

(۱۱) مرکزی تنظیم کے ماتحت صوبہ داری تبلیغی تنظیم بھی ہے۔ جہاں سے اسی طرح کے لاکھوں اشتہارات۔ ہینڈ بل اور تبلیغی پمفلٹ اور کتب تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔

(۱۲) تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے اور جماعت کو اس سے باخبر رکھنے کے لئے مرکز سے اخبارات و رسائل جاری ہیں جنہیں لاکھوں آدمی پڑھتے ہیں۔

(۱۳) اسی طرح مختلف صوبوں سے بھی اسی طرح اخبارات و رسائل کے اجراء کی کوششیں کی جاتی ہیں جس کو لاکھوں آدمی پڑھتے ہیں۔

(۱۴) مرکز سے مختلف علمی اور مذہبی مسائل کے متعلق بہت معقول اور مدلل کتب وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جو مبلغین کے لئے کار آمد و ناظرین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتی ہیں۔

(۱۵) اسی طرح مختلف صوبوں سے مختلف زبانوں میں ایسی کتب شائع کی جاتی ہیں۔ جو تبلیغی لحاظ سے بہت کار آمد ہوتی ہیں۔

(۱۶) دنیا بھر میں جہاں جہاں اس جماعت کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ وہیں کی زبان میں تبلیغی لٹریچر تیار کر کے مقامی باشندوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ نیز اُردو کی تبلیغی کتابوں کے تراجم مقامی زبانوں میں شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱۷) خدا کے فضل سے اس وقت تک جرمنی۔ ڈچ۔ سواحلی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ روسی اطالوی۔ پرتگیزی، سپینش۔ انڈونیشی۔ فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں قرآن کے تراجم ہو کر اهل الذکر پانچ تراجم چھپ چکے ہیں اور بعض دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا کام ہو رہا ہے۔

(۱۸) دنیا کی بیس مختلف زبانوں میں ۱۱۲ کتابوں کے تراجم ہو چکے ہیں۔

(۱۹) کئی ایک بیرونی مشنوں نے حسب گنجائش ملکی زبانوں میں تبلیغی اخبار اور رسالے جاری کر رکھے ہیں۔ جو بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق غلط خیالات کی اصلاح کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے تیرہ اخبارات و رسائل انگریزی۔ جرمن۔ عربی۔ ڈچ۔ سیلونی۔ تامل۔ انڈونیشین۔ ملیالم۔ سواحلی۔ افریقن زبانوں میں نکل رہے ہیں اردو کے اخبارات و رسائل اس کے علاوہ ہیں۔

(۲۰) خدا کے فضل سے سمندر پار (تیس) مدارس تعلیمی و تربیتی اغراض کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ چلا رہی ہے (علاوہ مرکزی تعلیمی درسگاہوں کے)

(۲۱) اس وقت (۲۴۳) مراکز تبلیغی علاقہ ہائے غیر میں ہمارے قائم ہیں۔ جن کی نگرانی ۸۵ باقاعدہ مبلغین کر رہے ہیں۔ مقامی جماعتیں اور ان کے افراد جو تبلیغی امور میں حصہ لیتے ہیں اس کے علاوہ ہیں اور مقامی مبلغین بھی!

(۲۲) خدا کے فضل سے (۲۵۴) مساجد جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک میں قائم کی ہیں۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ اور حق و صداقت اسلام کی تبلیغ کی غرض کو پورا کر رہی ہیں۔

(۲۳) مختلف علاقہ جات مثلاً انڈونیشیا۔ چین۔ شام۔ سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ، عدن۔ برٹش گی آنا۔ سومالی لینڈ۔ ٹرینیڈاڈ۔ اور مشرقی افریقہ کے طلباء مرکز میں تبلیغی اغراض کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جو بعد فراغت تعلیم انشاء اللہ اپنے اپنے علاقہ کے لئے مفید ثابت ہو سکینگے۔

(۲۴) جہاں جہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ دار التبلیغ۔ مساجد۔ لائبریری دار الاقامہ۔ مدرسے۔ شفاخانے قائم کرتی ہے جس کا کسی قدر اظہار قبل ازیں کیا گیا ہے یہ

تمام کارخانہ ایک نظام کے ماتحت ہے۔ ایک خلیفہ کے حکم کے ماتحت ہے جس کا ایک بیت المال ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ نہایت منظم طریقہ پر ہو رہا ہے۔ تبلیغ کی اس تمام مشین کو ایک واحد شخص چلا رہا ہے۔ اور سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔

یہ تبلیغی نظام کس طرح کام کر رہا ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) جماعت کا قریباً ہر فرد حسب فرصت وقت مہلت اور موقعہ تبلیغ میں مصروف رہتا ہے اور اپنے علم لیاقت اور قابلیت کے مطابق دوسرے فرد کو تبلیغ کرتا ہے۔

(۲) باقاعدہ مبلغین مقرر ہیں جو دن رات اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف ہیں۔

(۳) ایسے بھی مبلغ ہیں جنہوں نے اپنے تمام اوقات کو تبلیغ کے لئے وقف کر رکھا ہے وہ مرکز سے کوئی تنخواہ یا وظیفہ نہیں پاتے۔ اپنی روزی کچھ کاروبار کر کے خود پیدا کرتے ہیں۔ اور برابر معروف عمل ہیں۔

(۴) بعض ایسے بھی تبلیغ کے شیدائی ہیں جو کہیں ملازم ہیں اپنا کاروبار کرتے ہیں مگر سال کے کچھ ایام ایک ماہ یا دو تین ماہ حسب توفیق و فرصت اپنے کاروبار بند کر کے یا دوسروں کے (باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ غیروں سے بھی محبت ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ روح ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ر اپریل ۱۹۵۶ء بمقام احمدیہ مسجد مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
جیسا کہ میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ میں ربوہ میں بیان کیا تھا جو اخبار میں بھی چھپ چکا ہے۔ کہ گرمی کی وجہ سے

میری طبیعت

کچھ خراب ہو گئی تھی۔ لیکن ڈاکٹروں نے پتہ لگالیا کہ دراصل انتڑیوں اور معدہ کی خرابی اس کا اصل باعث ہے۔ چنانچہ ان کے علاج سے طبیعت بحال ہوئی۔ لیکن جب جسم پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ تو باقی تمام اعصاب بھی مضمحل ہو جاتے ہیں۔ جب میں ربوہ سے چلا ہوں تو میری طبیعت بڑی خراب تھی۔ لیکن جب ہم بائل پہونچے تو باوجود اس کے کہ ایک پچھلے مقام پر جہاں ہم نے کچھ دیر کے لئے قیام کرنا تھا۔ ہماری ایک موٹر جس میں مستورات سوار تھیں غلطی سے آگے نکل گئی۔ اور اس کی وجہ سے طبیعت میں سخت گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہوئی۔ پھر بھی بائل پہونچتے ہی طبیعت اتنی اچھی ہو گئی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ مگر یہاں پہونچنے پر چونکہ سخت سردی تھی طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ گو لوگ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد

سردی کی یہ کیفیت

جاتی رہے گی اور موسم اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ آج ویسی سردی نہیں۔ اور دھوپ بھی نکلی ہوئی ہے مگر میری طبیعت پر سے ابھی سردی کے حملہ کا اثر گیا نہیں۔ بہرحال اب تو ہم آگئے ہیں اور ہمیں کچھ نہ کچھ برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ پھر ممکن ہے۔ جیسا کہ دوستوں کا خیال ہے مئی میں سردی کم ہو جائے اور طبیعت ٹھیک ہو جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں

ایک دوسرے کی محبت

پیدا کر دی ہے۔ اگر یہ انعام ہماری طرف سے ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۸) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اسی طرح بھائیوں بھائیوں کی جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالےٰ کے دین سے پیدا ہوتی ہے۔ دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں

مجھے یاد ہے

۱۹۵۳ء میں جب فسادات ہوئے تو بعض احمدی دوسرے احمدیوں کی خبر لینے کے لئے پچاس پچاس میل تک خطرہ کے علاقہ میں سے گزر گئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کی مدد کی۔ ایک عورت ہمارے پاس سیالکوٹ کے علاقہ سے آئی۔ اور اس نے بتایا کہ ہمارے گاؤں میں دو تین احمدی ہیں جن کو لوگ باہر نکلنے نہیں دیتے اور اگر نکلیں تو ان کو مارتے ہیں۔ آخر میں نے سوچا کہ میں خود ان کے حالات سے آپ کو اطلاع دوں۔ چنانچہ میں پیدل چل کر سیالکوٹ پہونچی۔ اور پھر سیالکوٹ سے ربوہ آئی۔ اس پر میں نے اسی وقت ایک قافلہ تیار کیا۔ جس میں کچھ ربوہ کے دوست تھے اور کچھ باہر کے اور میں نے انہیں کہا کہ جاؤ اور ان دوستوں کی خبر لو۔ اسی طرح

سیالکوٹ کی جماعت

سے بھی کہو کہ وہ ان کا خیال رکھے۔ اب یہ اس باہمی محبت کا ہی نتیجہ تھا جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے دلوں میں پیدا کر دی ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی چیز نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے اثرات بڑے بھاری ہوتے ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ احمدیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پائی جاتی ہے۔ بلکہ غیر احمدیوں میں بھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ان کا ایک طبقہ احمدیوں کو مارتا پھرتا تھا اور دوسرا طبقہ احمدیوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے آجاتا تھا۔ لاہور میں ہی ایک گھر پر غیر احمدی حملہ کر کے آگئے۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم نے اس مکان کو جلا دینا اور احمدیوں کو مار ڈالنا ہے۔ اس پر

ایک غیر احمدی عورت

اس مکان کی دہلیز کے آگے لیٹ گئی اور کہنے لگی۔ پہلے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر لو۔ پھر بے شک آگے بڑھ کر احمدیوں کو مار لینا ورنہ جب تک میں زندہ ہوں میں تمہیں آگے نہیں بڑھنے دوں گی۔ اسی طرح ایک دوست نے سنایا کہ ان کے گھر پر حملہ ہوا اور مخالفین کا ایک بہت بڑا ہجوم ان کے مکان کی طرف آیا۔ وہ اس وقت برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں وہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ جب حملہ کرنے والے قریب آئے تو ایک نوجوان جوان کے آگے آگے تھا گالیاں دیتے ہوئے مکان کی طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ ان مرزائیوں کو مار دو۔ مگر جس وقت وہ لوگ مکان کے پاس پہونچے تھے تو وہ نوجوان سب کو مرنے کے لئے کہہ دیتا۔ اور اس کے مر جانے کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی مر جاتے تھے۔ آخر کچھ دیر بعد وہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ اتنے میں ان کے دوسرے پھاٹک کی طرف سے ایک مستری داخل ہوا جو ان کے ماتحت کام کرتا تھا اور جسے انہوں نے ہی ملازم کروایا تھا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ ان لوگوں کے آگے آگے کون جوان تھا میں نے دیکھا ہے کہ پہلے وہ گالیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتا مگر پھر وہ اور اس کا ایک ساتھی دونوں مڑ جاتے اور ان کے مڑ جانے کی وجہ سے باقی ہجوم بھی مڑ جاتا۔ وہ کہنے لگا یہ دونوں میرے بیٹے تھے۔ میں نے انہیں بلا کر کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ کل ان کے مکان پر حملہ ہونا ہے۔ مگر انہوں نے مجھ پر یہ احسان کیا ہوا ہے کہ انہوں نے مجھے بھی ملازم کرایا ہے اور تمہیں بھی۔ اب تمہارا فرض ہے۔ کہ تم آج

احسان کا بدلہ اتارو

یہ لڑکے ہوشیار تھے۔ انہوں نے پتہ لگالیا کہ کس وقت حملہ ہونا ہے اور خود ان میں شامل ہو کر آگے آگے ہو گئے۔ اور کہنے لگے چلو ہم بتائیں کہ تم نے کس گھر پر حملہ کرنا ہے۔ مگر جب وہ گالیاں دیتے ہوئے قریب آتے تو کہتے اس مرزائی نے گھر میں کیا رکھا ہے۔ چلو ہم تمہیں اور گھر بتاتے ہیں۔ جن کے صحن روپوں سے بھرے پڑے ہیں اور جہاں بڑا سامان ہے۔ اس طرح وہ ان کو واپس لے گئے۔ اور آپ کا گھر بچ گیا۔ غرض قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے۔ اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے۔ بلکہ جو مومن نہیں اللہ تعالےٰ ان کے دلوں میں بھی مومنوں کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔
جب

احزاب کی جنگ

ہوئی۔ تو ایک عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی جو اسلام لا چکے تھے۔ لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے اور انہیں کہنے لگے۔ تمہیں پتہ ہے میں عربوں کا سردار ہوں۔ اور ان کی مجالس میں ہمیشہ شامل ہوتا ہوں۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں۔ کہ قریش سمجھتے ہیں۔ کہ یہودیوں نے ہم سے غداری کرنی ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی جن کو انہیں ضمانت کے طور پر دے دو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو وہ انہیں قتل کر دیں۔ میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم بھی کہنا کہ تم اپنے ستر آدمی ہمیں دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو ہم انہیں مار سکیں۔ اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں۔ اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی نیت خراب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ضرور غداری کریں گے۔ اس کے بعد وہ عربوں کے پاس پہنچا۔ اور ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی مدینہ میں رہتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر مل چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ غداری کرنے والے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ تم ان سے ستر

آدمی ضمانت کے طور پر دو تاکہ اگر وہ غداری کریں تو تم ان کو قتل کر سکو۔ چنانچہ اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف پیغام بھجوا دیا۔ کہ بے شک تم اس وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم کسی وقت غداری کرو۔ اس لئے پہلے اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ انہوں نے جواب بھجوایا۔ کہ پہلے تم اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آگیا کہ یہودیوں کے دلوں میں بدنیتی ہے۔ اور یہود کو قریش پر بدظنی ہو گئی۔ جب دونوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ تو عربوں نے سوچا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا کہ جس طرف یہود ہیں۔ اس طرف سے ہم مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ مگر اب تو یہود بھی بدنیت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے چنانچہ رات کو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا۔ اور ایسا خفیہ فیصلہ کیا کہ بڑے بڑے افسروں کو بھی اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ ابوسفیان جو عربوں کا سردار تھا۔ اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا۔ ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمانوں نے آج ہم پر شبخون مارنا ہے۔ چنانچہ راتوں رات انہوں نے خیمے اکھیڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ ابوسفیان رات کو اٹھا تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہ کہاں گئے۔ کسی نے کہا۔ کہ سارے قبیلے بھاگے جا رہے ہیں۔ کہنے لگا عجیب بات ہے۔ مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ کھڑا ہوا مگر اس قدر گھبرایا ہوا تھا۔ کہ اونٹنی پر سوار ہو کر لگے ایڑیاں مارنے لگا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ اور دم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ آخر کسی نے کہا۔ کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے۔ اور تم دم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو۔ جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کو آواز دی۔ اور فرمایا کوئی ہے۔ حذیفہؓ ایک صحابی تھے وہ کہتے ہیں میں بول پڑا۔ اور میں نے کہا

یارسول اللہ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نہیں کوئی اور۔ مگر اس رات اتنی سخت سردی پڑ رہی تھی۔ کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی۔ کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی بنی ہوئی تھیں۔ پھر دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابیؓ بولے۔ کہ یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ صحابہؓ پھر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر سردی اتنی شدید تھی۔ کہ ہمارے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ پھر تیسری بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی۔ اور اس صحابیؓ نے پھر کہا۔ کہ یارسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا۔ اور واپس آکر کہنے لگا کہ یارسول اللہ وہاں تو دشمن کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں۔ تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی۔ اور اس نے ایک ایسی تدبیر کی جس کے نتیجہ میں دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہمارے ہاں بھی فسادات کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے بڑی بڑی قربانیاں کر کے احمدیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے۔ کہ ہم نے انسان کی فطرت کو پاکیزہ بنایا ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ انہی مخالفوں میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو گئے۔ جو احمدیوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے آ گئے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ چاہے مذہبی یا سیاسی لیڈر لوگوں کو دھوکہ دے کر ان کی فطرت کو کتنا ہی مسخ کر دیں۔ پھر بھی

نیکی ضائع نہیں جاتی

شکارپور (سندھ) سے انہی دنوں مجھے ایک پٹھان کا خط آیا۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ میں دل سے احمدیت کی طرف مائل تھا۔ مگر مجھے جرأت نہیں ہوتی تھی۔ کہ میں اس کا اظہار کروں۔ اب پنجاب کے واقعات کی خبریں یہاں پہنچیں۔ تو میں نے اپنے دل سے کہا۔ کہ کمبخت تجھے ہمیشہ

شہادت کی خواہش

رہتی تھی۔ اب خدا تعالیٰ نے ایک موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اگر یہ موقع گذر گیا۔ تو پھر تجھے کب شہادت نصیب ہوگی۔ پس اگر تو نے شہادت حاصل کرنی ہے تو آج ہی احمدیت کو قبول کر۔ تاکہ اگر تیری قسمت میں شہادت ہو تو وہ تجھے مل جائے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہ ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے۔ مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور ان کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر چوبیس ہزار تھا۔ مگر وہ گھٹا کر اسے پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے۔ کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر بھی وہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں۔ یہ خندق جو چند دنوں میں کھودی گئی۔ زیادہ سے زیادہ دس اڑھائی گز چوڑی ہو گی۔ اور گھوڑے بعض دفعہ چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔ پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ ان کے گھوڑے اس خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے غلطی یہ ہوئی۔ کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا۔ تو سب کو مار لیا۔ لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی طرف رخ کرتے تھے۔ مسلمان پاگل ہو جاتے تھے۔ اور وہ بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے۔ پس

انہوں نے غلطی یہ کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اتنا عشق تھا۔ کہ اس موقع پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ محبت تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ اور پھر ان کی جو آپس میں محبت تھی۔ اس کا نمونہ بھی ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو مومن ہیں۔ وہ بھائیوں کی طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ گو بعض ایسے بھی نالائق ہیں۔ جو کہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو باقی بھائیوں سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہمیں تاجروں میں یہ نقص نظر آتا ہے۔ ان کے پاس ہی کسی اور بھائی کی دکان ہو تو وہ اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یا پھر ملازمتوں میں ترقی کا سوال ہو تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ مگر ایسے بھی مخلص پائے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا کہ مجھے عہدہ ملے اور دوسرا چاہتا تھا۔ کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی۔ اور کہنے لگی دعا کریں۔ کہ دونوں میں سے کسی ایک کو یہ عہدہ مل جائے۔ میں نے سمجھا کہ اس کے دل میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خاوند اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اسے یہ عہدہ ملے۔ لیکن اگر اسے نہیں ملتا۔ تو بہرحال یہ عہدہ دوسرے احمدی کو ملنا چاہیئے۔ کسی اور کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے مخلص بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ اخلاص قائم رہے گا جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ نقص جو غیروں میں پایا جاتا ہے۔ احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ اور ان کی آپس کی محبت جاتی رہی۔ تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم آپس میں تنازعہ نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور تمہارا رعب زائل ہو جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ عارضی فائدہ کے لئے وہ کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے۔ تو غیر ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھائے گا۔ اور سلسلہ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور دوسرا محروم رہتا ہے تو وہ کہے۔ کہ چلو مجھے اگر فائدہ نہیں ہوا تو نہ سہی سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے پس آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی مثال سگے بھائیوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہؓ کو دیکھو

دین کے معاملہ میں

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اصل بھائی وہی ہیں۔ جو ہمارے ساتھ شامل ہو۔ ایک روز

حضرت ابوبکرؓ

گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ کہ ان کا ایک بیٹا جو بعد میں مسلمان ہوا تھا۔ کہنے لگا ابا جان احد کے موقع پر میں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کہ آپ وہاں سے گذرے۔ اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا۔ مگر میں نے خیال کیا۔ کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی تو فرمایا۔ خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا۔

اس سے تو بچ گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا۔ تو تجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی۔ جو نا قابل برداشت تھی بس اگر میں تجھے دیکھتا۔ تو میں نے تجھے وہیں قتل کر دینا تھا۔ پھر دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص نے ہتک کی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی۔ کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گندہ اور ناپاک ہے۔ وہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ اس فقرے کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے۔ کہ آپ اسے قتل کر دیں۔ اور غالباً آپ یہی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کہ اگر آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا۔ تو ممکن ہے میرا نفس مجھے کسی وقت دھوکا دے۔ اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھ کر غصہ میں آجاؤں اور اسے مار دوں۔ اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اس لئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں۔ کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں۔ تاکہ کسی

مسلمان بھائی کا بُغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتے۔ اس پر وہ واپس چلا گیا۔ مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیت کر لی

کہ میں اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیتا جب تک کہ وہ اپنے فقرہ کو واپس نہ لے لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہ جھٹ تلوار لے کر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ کہ اونٹ سے اترو۔ اس نے یہ الفاظ کہے۔ کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو۔ پھر وہاں کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے نکال دے گا۔ اس نے تلوار نکال لی۔ اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اونٹ سے اترو۔

اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے۔ تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اڑا دوں گا۔ باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیگا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اترا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے۔ تب اس کے بیٹے نے رستہ چھوڑا اور کہا۔ اب جاؤ۔ جب خدا کے رسول ہو نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے۔ تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا عشق تھا۔ کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ کے بالکل الٹ فقرہ نہ کہلوا لیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اس وقت تک اس نے اسے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

مجھے یاد ہے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص مگر نیم پاگل شخص تھا جسے لوگ

فلاسفر کہا کرتے تھے

اصل میں وہ مداری تھا۔ اور لوگوں کو ہتھکنڈے دکھایا کرتا تھا۔ مگر چونکہ ذہین اور ہوشیار آدمی تھا۔ لوگ اسے فلاسفر کہا کرتے تھے۔ کبھی وہ غصے میں آجاتا۔ تو نیم پاگل بھی ہو جایا کرتا تھا۔ جب کبھی مالی لحاظ سے اسے تنگی محسوس ہوتی تھی۔ وہ لاہور چلا جاتا۔ اور لنڈے بازار میں تماشے دکھانا شروع کر دیتا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں پھر رہا تھا۔ کہ کسی نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی ہتک کر دی۔ اس پر اسے غصہ آگیا۔ اور اس نے اس دکاندار کو پیٹا۔ یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے فلاسفر کو مارنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ

خواجہ کمال الدین صاحب

لاہور سے آئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اس شخص نے ہمیں ذلیل کر دیا ہے۔ یہ لوگوں کو مارتا ہے۔ اور پھر لوگ اس کو مارتے ہیں۔ اور

جماعت کی بدنامی

ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بلایا اور فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں پر سختی کرتے ہو۔ اسلام نے سختی کرنے سے منع کیا ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو تمہیں صبر کرنا چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ نیم پاگل سا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نصیحت کی تو وہ

بڑے جوش سے کہنے لگا

کہ بس بس رہنے دیجئے۔ میں یہ نصیحت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ کے پیر کو کوئی شخص گالی دے تو آپ اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور میرے پیر کو کوئی گالی دے۔ تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص گالی دیتا ہے تو آپ کو غصہ آجاتا ہے۔ مگر جب میرے پیر کو کوئی گالی دیتا ہے۔ تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ غرض یہ اس کی کیفیت تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ مقدمہ ہوا جس میں عدالت نے آپ کو جرمانہ کی سزا دی تھی۔ تو گو میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے یاد ہے کہ وہ فیصلہ والے دن پتھر اُٹھائے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے یہ پتھر چھپا کر عدالت میں لے جانا ہے۔ اور اگر مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سزا دی تو میں نے اسے زندہ نہیں چھوڑنا اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپؑ نے کچھ دوست مقرر کر دیئے۔ جنہوں نے اس کو پکڑ لیا اور آپؑ نے فرمایا جب تک ہم عدالت سے باہر نہ آجائیں اور پھر گھر نہ پہنچ جائیں اس کو نہ چھوڑا جائے مگر

اس کی یہ حالت تھی

کہ وہ کانپتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے اسے آج مار کر چھوڑنا ہے۔ تو جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا ہے۔ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی جماعت کی یہ حقیقت ہوتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب

یہ محبت ختم ہو سمجھ لو کہ تمہارا ایمان بھی ختم ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا۔ کہ اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میں اپنی جان دے کر بھی اس کو بچانے کی کوشش کروں گا تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ اگر ملازمتوں میں ترقی کا سوال آتا ہے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ افسر تمہاری طرف ہے۔ لیکن اگر تمہیں حق ملے تو تمہارے دوسرے بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے۔ تو جب تک تم پورا زور نہ لگاؤ کہ اسے اس کا حق مل جائے۔ اس وقت تک تم سچے مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ایمان کامل کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پُر ہوں۔ اور یہی بات اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے کہ ہم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ اور تم میں باہم محبت اور اخوت پیدا کر دی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جائے۔ کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور انہیں اپنے مفاد سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ وہ تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آجاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتوروں کو بھگا دیتے ہیں۔ ایک دفعہ سرگودہا کے ایک گاؤں میں لڑائی ہوئی۔ اس میں احمدی صرف تین تھے اور ان کے مقابلہ میں سارا گاؤں تھا مگر تین آدمیوں نے سارے گاؤں کو بھگا دیا۔ مجھے جب یہ خبر پہنچی تو میں نے پوچھا کہ صرف تین آدمیوں نے سارے گاؤں کو کس طرح بھگا دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگوں نے باہر نکل کر ہمیں مقابلہ کے لئے للکارا اور کہا کہ کوئی احمدی ہے تو ہمارے مقابلہ میں آجائے تو ہم تینوں ان کے مقابلہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ اور اس طرح مقابلہ کیا کہ سارا گاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور ہم اس وقت تک واپس نہ آئے جب تک کہ انہوں نے اپنے گھروں میں داخل ہو کر کنڈیاں نہ لگا لیں۔ بلکہ اس کے بعد گاؤں کے بڑے بڑے آدمی ہمارے پاس آئے۔ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑتے تھے اور منتیں کرتے تھے کہ ہم پر پھر حملہ نہ کرنا اسی طرح ایک اور گاؤں میں صرف دس احمدی تھے مگر جب

لوگوں نے مخالفت کی

تو وہ دس آدمی گاؤں کے گاؤں کو شکست دے کر آگئے۔ یہ ایمان اور سلسلہ کی محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ اگر ان کے دلوں میں ایمان نہ ہوتا تو اتنی جرأت ان میں کس طرح پیدا ہوتی اسی طرح قادیان میں ایک دفعہ سکھوں نے حملہ کیا۔ جن کے مقابلہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پہنچ گئے۔

میر محمد اسحٰق صاحب رض

جو اس مدرسہ کے افسر تھے وہ بھی وہاں جا پہنچے۔ میں نے حکم دے دیا تھا۔ کہ کوئی احمدی ان سے نہ لڑے۔ مگر سکھوں نے حملہ کر دیا۔ اس پر لڑکے آخر لڑکے ہی ہوتے ہیں۔ انہوں نے بھی ان کا مقابلہ شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی سکھوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک سکھ جو بڑے لمبے قد کا تھا۔ اور مجھ سے بھی ایک فٹ اونچا تھا۔ اور جو خود ایک فوجی خاندان میں سے تھا اور اس کا باپ اور بھائی بھی فوج میں ملازم تھے ڈر کے مارے بھاگتا چلا آ رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے مدرسہ احمدیہ کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس نے اپنے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا تھا۔ میرے قریب پہنچ کر وہ سکھ بڑی لجاجت سے مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب میری اس لڑکے سے جان بچائیے۔ مجھے اس وقت حیرت ہوئی کہ یہ لڑکا اس کی ٹانگ سے بھی چھوٹا ہے۔ اور اس نے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا ہے۔ مگر یہ اتنا ڈر رہا ہے۔ کہ اس کے حواس بھی بجا نہیں۔ اور سمجھتا ہے کہ میری جان خطرے میں ہے۔ بہرحال میں نے اس لڑکے کو روک دیا۔ کہ جانے دو تو وہ دوسرے سکھ ... [illegible] ... زیادہ دیتا ہے۔

جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے ناجائز طور پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا تو بے شک مارے۔ میں تجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے۔ حالانکہ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے۔ یعنی میری اصل کوشش یہی ہو گی۔ کہ تیرا حملہ دور ہو جائے گویا مومن ایسے حالات میں بھی جب اس کی جان خطرے میں ہو۔ صرف اتنا چاہتا ہے کہ شر دور کر دے۔ یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے۔ پس اپنے اندر ایمان پیدا کرو۔

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کرو

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ مومن وہی ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کیلئے بھی تیار ہو اور آپ پیچھے ہو کر بھی اپنے بھائی اپنے بھائی کو ادھار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو ان سے پیچھے ہوں انکو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر ممکن ہو تو غیروں سے بھی نیکی اور حسن سلوک کرو اور ان کو اپنے مفاد پر ترجیح دو اور انہیں اونچا کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے لے جانے کی کوشش کرو کیونکہ جو ... اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا ...

(الفضل مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۵۶ء)

سلسلہ کا لٹریچر
مسٹر کے۔ بی۔ کھنہ کی رائے

مسٹر کے۔ بی کھنہ جالندھر شہر سے اپنے انگریزی خط بنام ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ محررہ ۵۶-۶-۵ میں لکھتے ہیں:۔ "آپ کا مرسلہ لٹریچر مجھے ابھی ملا۔ میں مناسب وقت تک اس سے بہت کچھ حاصل کروں گا جب میں اس لٹریچر کو پڑھتا ہوں تو میں اپنے آپ کو ایک دوسری دنیا میں محسوس کرتا ہوں جہاں امن و سکون پایا جاتا ہے۔ جب میں امتحان میں شریک ہوں گا تو مجھے اس سے پناہ ملے گی۔ وہی پناہ جو خدا اور حضرت احمد غریبوں اور بے کسوں کو دیتے ہیں۔

میں آپکے اسلام اور ہندو مذہب میں کوئی فرق نہیں دیکھتا۔ دونوں کی بنیاد اور مقصد ایک ہے۔ نہ معلوم بعض تنگ نظر لوگ ان حقیقی بھائیوں میں کیوں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے کسی کی حالت میں نہ چھوڑیں گے اور آئندہ بھی میری رہنمائی کرتے رہیں گے۔"

دستخط کے۔ بی کھنہ

منظم جماعت کا منظم کام

(صفحہ نمبر ۲ سے آگے)

سپرد کر کے یا ملازمت سے رخصت لے کر گاؤں گاؤں پھرتے اور تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

(۵) بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی بعض مجبوریوں یا معذوریوں کی وجہ سے بذات خود تبلیغ کے لئے باہر نہیں جا سکتے وہ مرکز میں ایک مبلغ کا خرچ بھجوا دیتے ہیں۔ کہ ان سے کسی شخص کو ہماری بجائے بغرض تبلیغ اتنے عرصہ کے لئے مقرر کر دیا جائے۔

(۶) بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو صوبہ داری تبلیغ کے لئے علیحدہ بھی فنڈ تبلیغ کے لئے دیدیتے ہیں (علاوہ مرکزی چندوں میں ہر طرح حصہ لینے کے) اور اس طرح ان کے اموال میں برکت رہتی ہے اور تبلیغی کام بھی وسیع ہو جاتا ہے

(۷) جماعت کے ہر فرد پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار آمدنی کا کم از کم سولہواں حصہ تبلیغ کے لئے باقاعدہ طور پر مرکز میں بھجواتا رہے۔ "وصیت" کی شکل میں اس کی مقدار آمدنی کا کم از کم "دسواں حصہ" ہے۔

(۸) "تحریک جدید" ایک خاص تحریک ہے۔ جس کے ماتحت چندہ دینے والے افراد کو سمندر پار کے تمام ملکوں میں تبلیغ کے کاموں کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس طرح اس تحریک کے چندوں کے ذریعہ تبلیغ کے کام بہت بڑھ گئے ہیں۔ جس میں ایک غریب جماعت ہونے کے باوجود اس کے افراد نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ لاکھوں روپیہ چندہ دیا اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور اس کا سلسلہ انشاء اللہ آئندہ چلتا ہی چلا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کے افراد اور مبلغین مندرجہ ذیل طریقوں سے ہندوستان اور بیرون ہند میں تبلیغ کرتے ہیں۔

(۱) لیکچر۔ وعظ اور تقریریں کر کے (۲) انفرادی طور پر حسب موقع نصیحت کر کے (۳) باقاعدہ مباحثوں اور مناظروں کے ذریعہ خواہ وہ تقریری ہوں یا تحریری (۴) میجک لینٹرن کے ذریعہ تصاویر دکھا کر یا موقع کے مناسب ریڈیو پر براڈ کاسٹ کر کے (۵) مختلف قوموں اور ملکوں۔ سوسائٹیز کلبس اداروں کی دعوتوں کو قبول کر کے ان کے ہاں لیکچر دے کر۔ ان کی کانفرنسوں میں شریک ہو کر اور مقالے پڑھ کر۔

(۶) لوگوں کو پڑھنے کے لئے کتابیں دیکر جن میں دونوں قسم کی کتابیں ہوتی ہیں جارحانہ بھی مدافعانہ بھی۔

(۷) مختلف علمی عنوانات پر عمدہ کتابیں اور اعلیٰ مضامین لکھ کر (۸) وقتاً فوقتاً ٹریکٹ اور تبلیغی اشتہارات شائع کر کے۔ (۹) رسائل و اخبارات کے ذریعہ (۱۰) مخصوص اشخاص کو تبلیغی خطوط لکھ کر خواہ دستی ہوں یا مطبوعہ (۱۱) معزز اور معروف اشخاص سے پہلے ملاقات کا وقت مقرر کر کے (۱۲) خدا کی مخلوق کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت ان کے صراط مستقیم یعنی اسلام پر گامزن ہونے کی دعا کر کے (۱۳) خود مجسم نیکی کا عملی نمونہ بن کر اور اعمال حسنہ اور صالحہ بجا لا کر سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کی شکل میں (۱۴) غرض جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا ہتھیار تبلیغ کے پختہ دلائل۔ اعلیٰ اخلاق اور تضرعانہ دعائیں ہیں۔ جو وہ ہر میدان میں چلاتی اور کامیاب ہوتی ہے۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد

آیئے آپ بھی اس نیک مقصد کے ماتحت جو آپ کی زندگی کا بھی اصلی مقصد ہے جماعت احمدیہ کا دست راست بن جایئے اور تعاون کر کے خدا سے اجر غیر ممنون پایئے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

اخبار احمدیہ

بٹالہ ۔ ۱۱ر جولائی۔ بمقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن احمدیہ بعدالت جناب موہن لال صاحب ایڈوائزر اسسٹنٹ کسٹوڈین (جوڈیشل) مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و وکیل الاعلیٰ کی شہادت قلمبند کی گئی۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی شہادت عدالت نے با ینوجہ قلمبند نہ کی کہ اس مقدمہ میں پہلے شہادت ریکارڈ ہو چکی ہے۔ صدر انجمن کی طرف سے پیروی مقدمہ کے لئے ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ و مختار عام مع مکرم لالہ ... ل صاحب پلیڈر گورداسپور) اور دوسری طرف سے چوہدری حکم چند صاحب حق ایڈووکیٹ بٹالہ حاضر تھے۔ ۱۴ر جولائی کو ملک صاحب کی تتمہ شہادت ہو گی اور اس روز بحث بھی ہو گی۔ احباب اس مقدمہ کے بخیر اختتام پذیر ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس کی چھوٹی بچی نعیمہ مورخہ ۵۶-۷-۱ کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اشاعتِ اسلام کا چندہ جمع کرنے کے لئے ہر احمدی کو عملی قدم اُٹھانا چاہیئے

غیر احمدی شرفا سے چندہ کی اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء میں احباب جماعت کو قربانی کے لئے خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی وعدوں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں وہ خود زیادہ سے زیادہ قربانی کرتے ہوئے اپنے ذمہ ہر قسم کے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرے وہاں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے اور جاری رکھنے کیلئے اپنے غیر احمدی دوستوں میں بھی چندہ کی اپیل کرے۔ اور جس قدر رقم کوئی دے اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں تاکید اً ارشاد فرمایا ہے کہ اس سلسلہ میں دوست ابتدائی مشکلات سے نہ گھبرائیں۔ بلکہ دیوانہ وار کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں تبلیغ کی نئی راہیں کھول دے گا۔ اور جماعت کی مالی مشکلات کو آسان فرما دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد پوری کوشش کرے اور تمام مبلغین اور عہدہ داران بالخصوص ایک معین پروگرام کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ کے غیر احمدی شرفاء کے پاس پہنچ کر ان سے اشاعت اسلام کے لئے چندہ کی اپیل کریں۔ اور حقیر سے حقیر رقم دینے والے کی پیشکش کو بھی خوشی اور شکریہ سے قبول کیا جائے۔

اس غرض کے لئے علیحدہ علیحدہ رسید کُتب ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس بارہ میں جو مفید اور قابل عمل تجاویز ضروری سمجھیں ان سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ ناظر بیت المال قادیان

منظوری انتخابات عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ

۱۔ کیرنگ

۱۔ قائد۔ انیس الرحمٰن خان صاحب
۲۔ جنرل سیکرٹری۔ محمد نصیر الدین صاحب
۳۔ سیکرٹری مال۔ لطیف خان صاحب
۴۔ رر تعلیم و تربیت۔ شیخ عبد المنان صاحب
۵۔ رر ورزش۔ شیخ محرم علی صاحب
۶۔ رر وقارِ عمل۔ رئیس خان صاحب
۷۔ رر تجنید۔ شیخ زین العابدین صاحب

۲۔ پینگاڈی۔

۱۔ قائد۔ بی احمد صاحب

۳۔ مدراس۔

۱۔ قائد۔ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان
۲۔ معتمد۔ ملک رفیع الدین صاحب
۳۔ سیکرٹری مال۔ شاہد احمد خان صاحب
۴۔ سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی کمال الدین صاحب

۴۔ سونگھڑہ۔

۱۔ قائد۔ سید محمود احمد صاحب منیر
۲۔ نائب قائد۔ منشی عبد الحلیم صاحب
۳۔ سیکرٹری مال۔ ریاض الدین صاحب
۴۔ سیکرٹری وقارِ عمل۔ منشی عبد اللہ اسلم صاحب

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام عہدیداران کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

ضرورت رشتہ

مشرقی افریقہ میں ایک عہدہ پر فائز احمدی کی پہلی بیوی اور ان سے پانچ لڑکیاں ہیں۔ بڑی کی عمر ۱۲ سال چھوٹی کی عمر ۲½ سال ہے۔ بڑی تین لڑکیاں پاکستان میں زیر تعلیم ہیں۔ ان صاحب کو عقد ثانی کی ضرورت ہے۔ عمر ۴۲ سال اور صحت بہت اچھی ہے۔ لڑکی خوش سیرۃ اور خوش صورت اور تعلیم یافتہ ہونی چاہیئے۔ ناظر امور عامہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

اور

احباب جماعت کا فرض

امسال جلسہ سالانہ قادیان بجائے آخر دسمبر کے ۲۲ر ۲۳ر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہو رہا ہے احباب جماعت کو معلوم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل سو فی صدی وصول ہو جانا ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے اخراجات بسہولت پورے ہو سکیں۔

چونکہ ابھی تک اس چندہ کی رفتار بہت سست ہے۔ اکثر جماعتوں کے ذمہ اس چندہ کا بیشتر حصہ بقایا ہے۔ لہٰذا اجلہ احباب جماعت کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کا جلسہ سالانہ (جس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے) فوری طور پر ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ تاکہ فنڈ کی کمی کے باعث جلسہ سالانہ کے انتظامات میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ عہدہ داران مال اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کو تمام احباب پر واضح کر کے تصویت سعی فرمادیں گے۔ ماہ جولائی اور اگست کے دیگر چندوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ کی کل رقم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دی جائے۔ اور آخر ستمبر تک جماعت کے کسی فرد کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم بقایا نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

عید فنڈ کی کم از کم شرح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ قیمت سے چارگنا زیادہ تھی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس چندہ کی شرح بھی زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن جماعت کے اکثر دوست کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی عید فنڈ میں ادائیگی نہیں کر رہے جس کے نتیجہ میں اس مد میں آمد برائے نام ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں اور حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دے کر ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں اور عید کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے وارث بنیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کا تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۵۹ء بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کا ایک تقریری مقابلہ بعنوان "وفات مسیح علیہ السلام" جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ میں منعقد ہوا۔ منصفی کے فرائض (۱) مولوی سید محمد احمد صاحب پراہ فضل امیر اُڑیسہ (۲) مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ اور خاکسار نے ادا کئے۔ مکرم سید محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اس مقابلہ میں اوّل آئے جنہیں ایک روپیہ انعام دیا گیا۔ آئندہ کے لئے بھی اس طرح کے مقابلہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم اس قسم کے مقابلے کو خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کی علمی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید محمد موسےٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

تبصرہ (۱)

نماز (انگریزی) مع عربی متن اور تصاویر (کہ کس طرح قیام۔ رکوع۔ سجود کیا جاتا ہے۔ ان تصاویر میں حضرات مفتی محمد صادق صاحب۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر اور سیٹھ عبد اللہ الہ دین کی تصاویر بھی ہیں۔ طبع بار ہفتم۔ صفحات ۵۴۔ ۳۰ کاغذ۔ طباعت دیدہ زیب مفرد نماز نماز جمعہ۔ عیدین۔ جنازہ اور استخارہ نیز خطبہ نکاح کے متعلق تفصیل درج ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ آنے۔ ملنے کا پتہ۔

انجمن ترقی اسلام سکندر آباد۔ دکن

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ ر جولائی۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے لکھا ہے کہ روس میں کمیونسٹ پارٹی کے علاوہ کوئی دوسری سیاسی جماعت بنانے کی کبھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اخبار مذکور نے الزام لگایا ہے کہ روس میں مختلف سیاسی پارٹیاں بنانے میں غیر ملکی عناصر تحریک کام کر رہی ہے۔ اس میں غیر ملکوں کا مفاد ہے اور اگر ایسی کوئی جماعت بنی بھی تو وہ محض مصنوعی جماعت ہوگی۔ اور اس کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہ ہوگی۔ اخبار "پراودا" نے مزید لکھا ہے کہ بعض ملکوں میں سوشلسٹوں کے ساتھ متحدہ فرنٹ بنائے گئے ہیں۔ اُن میں ہمیشہ کمیونسٹوں کا غلبہ رہے گا اور مارکسی اصولوں پر کاربند ہوں گے۔ "پراودا" نے یہ بھی لکھا ہے کہ روس دوسروں پر اپنے اصول یا اپنا سماجی نظام ٹھونسنا نہیں چاہتا

قاہرہ ۱۱ ر جولائی۔ وزارت سماجی امور کی ایک سپیشل کمیٹی نے آداب محفل کے متعلق نئے قواعد مرتب کئے ہیں وہ اس حقیقت پر مبنی ہیں۔ کہ مصر اگرچہ عرب قوم کا ایک حصہ ہے تاہم اس نے مغربی عادتیں ترک نہیں کیں۔ کمیٹی نے تجویز کیا ہے۔ کہ مصر میں مقیم غیر ملکیوں کو مصری رواجوں کا احترام کرنا چاہئے۔ مصری پارٹیوں میں شراب کا دور نہ چلنا چاہئے۔ غیر ملکی سفارت خانے سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی پارٹیوں میں شراب کے علاوہ دوسری مشروبات کا انتظام بھی کیا کریں۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ عورتیں تقاریب میں شامل ہو سکتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ مناسب لباس زیب تن کئے ہوں۔ مردوں کو عورتوں کے ہاتھ کا بوسہ نہ لینا چاہئے۔ اور اس عمل کی حوصلہ افزائی نہ کرنا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۰ ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار ملک میں پھانسی کی سزا کو اڑانے کے بارے میں کوئی اقدامات کا ارادہ نہیں رکھتی معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار نے اس سلسلہ میں جن سٹیٹوں سے رائے لی تھی۔ انہوں نے ملک کے حالات کے پیش نظر یہ سزا منسوخ کرنے کی مخالفت کی ہے۔

واشنگٹن ۱۱ ر جولائی۔ امریکہ میں متعینہ بھارتی سفیر مسٹر مہتہ نے کہا کہ اب بین الاقوامی کشیدگی کافی حد تک دور ہو گئی ہے۔ اور ہمیں اب اس کو مضبوط بنانے کے اقدام کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ تخفیف اسلحہ کر کے خیر سگالی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ایٹمی جنگ انسانی نسل کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں ایٹم یا ہائیڈروجن بموں کا ڈر دے کر امن برقرار رکھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے مسٹر مہتہ نے فوجی گٹھ جوڑوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ فوجی گٹھ جوڑوں فوجی امداد اور فوجی اڈوں کی اہمیت اب معدوم ہو گئی ہے۔ ایٹمی جنگ میں یہ باتیں پرانی ہو گئی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یورپ اور ایشیا کے کئی ملک ان فوجی گٹھ جوڑوں میں شمولیت کے حق میں نہیں انہوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں سے تجربے کرنے کی اپیل کی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

ضرورت رشتہ

۱۔ میرا ایک مخلص لڑکا عمر ۲۲ سال تعلیم انٹر تک محکمہ بجلی میں سپروائزر۔ تنخواہ سو روپیہ ماہوار ترقی کی امید ہے کے لئے مناسب اور مخلص رشتہ کی ضرورت ہے۔

۲۔ میری ایک لڑکی عمر ۲۰ سال تعلیم ہائی سکول تک امور خانہ داری سے واقف اور ہر طرح کے کام کاج میں صلاحیت رکھتی ہے ایک مخلص تعلیم یافتہ برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ یو۔ پی اور بہار کے رشتوں کو ترجیح دی جائے گی۔ مزید معلومات کے لئے خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار ڈاکٹر محمد رفیع اللہ رفیع میڈیکل ہال فیض آباد

صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کیلئے خصوصی درخواست دعا

قادیان ۱۲ ر جولائی۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ لنڈن میں سخت بیمار ہیں کل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تار موصول ہوا ہے جس میں حضور نے احباب جماعت کو سیدہ موصوفہ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی ہے۔

اعزہ و اقرباء سے ہزاروں میل دور غریب الوطنی کی حالت میں سیدہ موصوفہ احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔